

از عدالتِ عظمیٰ

ڈاکٹر رویندر ناتھ

بنام

اسٹیٹ آف ایچ پی و دیگران

تاریخ فیصلہ: 25 ستمبر، 1992

[پی بی ساونت اور این پی سنگھ، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

بھارتیہ میڈیکل سنٹرل ایکٹ، 1970: دفعات 14، 17، دوسرا شیڈول، انٹری 105 کالم 4۔

ہماچل پردیش آیور ویدک اور یونانی پریکٹیشنرز ایکٹ، 1968: دفعات 2(d)، 15، 31، شیڈول I۔

ہماچل پردیش ہیلتھ اینڈ کنبہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ ماتحت کلاس III سروسز (بھرتی، ترقی اور ملازمت کی کچھ شرائط) قواعد، 1974: قاعدہ 7، 11۔

ریاستی حکومت کانوٹیکیشن نمبر 2-38/73-H/P. W. مورخہ 21.2.1978۔

ترقی-آیور ویدک مرکب-آیور ویدک چکیتسا ادھیکاری (ویدیا) کو فروغ-قابلیت-ہندی ساہتیہ سمیلن، الہ آباد کے ویدیا وشارد/آیور ویدر تن کے ڈپلوما/ڈگریاں صرف 1931 سے 1967 کے دوران دی گئیں جنہیں تسلیم شدہ طبی قابلیت کے طور پر دکھایا گیا ہے-آیور ویدک کمپاؤنڈروں کو 1967 کے بعد ایچ ایس ایس کے ذریعے ڈپلوما/ڈگریاں دی گئیں-ترقی کے لیے اہل نہیں۔

جواب دہندگان نمبر 3 سے 9 ریاستی صحت اور کنبہ منصوبہ بندی کے محکمے میں آیور ویدک کمپاؤنڈر تھے۔ محکمہ جاتی ترقی کمیٹی جس کا اجلاس 1977 میں ہوا اس نے جواب دہندگان کو آیور ویدک چکیتسا ادھیکاری (ویدیا) کے عہدے پر ترقی کے لیے اس بنیاد پر منتخب نہیں کیا کہ ان کے پاس ہماچل پردیش ہیلتھ اینڈ کنبہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ ماتحت کلاس III سروسز (بھرتی، پروموشن اور ملازمت کی کچھ شرائط) قواعد، 1974 کے مطابق اہلیت نہیں تھی۔ مدعا علیہان نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن

دائر کی جس میں کہا گیا کہ وہ ہندی ساہتیہ سمیلن، الہ آباد کے ویدیا وشارد/آپور ویدرتن کے ڈپلوما/ڈگری حاصل کر کے ترقی کے اہل ہیں۔ رٹ پٹیشن کو سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔

ریاست اور ترقی یافتہ ویدیا س نے ٹریبونل کے سامنے دعویٰ کیا کہ صرف 1931 اور 1967 کے درمیان حاصل کردہ ہندی ساہتیہ سمیلن کے ڈپلوما/ڈگری کو بھارتیہ میڈیکل سنٹرل ایکٹ 1970 کے تحت پیشہ ورانہ طبی اہلیت کے طور پر تسلیم کیا جائے گا اور چونکہ جواب دہندگان نے 1974 میں ڈپلوما/ڈگری حاصل کی تھی، اس لیے وہ ترقی کے اہل نہیں تھے۔

ٹریبونل نے جواب دہندگان کی درخواست کو یہ کہتے ہوئے منظور کر لیا کہ ریاست ہماچل پردیش میں آئی ایم سی سی ایکٹ، 1970 کو 10.9.1976 سے نافذ کیا جا رہا ہے جو جواب دہندگان پر لاگو نہیں تھا؛ اور یہ کہ ترقی صرف ریاستی قواعد، 1974 کے تحت ہوتی ہے۔

ریاست اور ترقی یافتہ ویدیا س کی طرف سے اس عدالت میں خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی اپیلوں میں، جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ ترقی یافتہ افراد کے لیے 1974 کے قواعد کا قاعدہ 11 لاگو ہوتا ہے، جو کہ قاعدہ 7 کے برعکس براہ راست بھرتیوں کے لیے ہے، اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ بورڈ یا ادارہ جس سے ڈگریاں/ڈپلوما حاصل کیے جاتے ہیں یا تو ریاستی وضع قانون کے تحت قائم کیا جائے یا مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعے تسلیم کیا جائے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1.1967 کے بعد ہندی ساہتیہ سمیلن، الہ آباد سے جواب دہندگان کے ذریعہ حاصل کردہ ویدیا وشارد/آپور ویدرتن کے ڈپلوما/ڈگریاں انہیں ویدیا کے عہدے پر ترقی کے لیے غور کرنے کا حق نہیں دیتی ہیں۔

1.2. بھارتیہ میڈیکل سنٹرل ایکٹ، 1970، سوائے دفعہ 17 کے، ریاست ہماچل پردیش میں 15.8.1971 سے نافذ ہوا۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ پورا ایکٹ ریاست میں پہلی بار 10.9.1976 پر نافذ ہوا تھا، صرف 1931 اور 1967 کے درمیان ایچ ایس ایس کے ذریعہ دیئے گئے ڈپلوما/ڈگریوں کو تسلیم کرنے پر پابندی لگانے والی دفعہ 17 کی توضیحات 2.12.1977 پر بہت زیادہ نافذ تھیں جب ڈی پی سی نے ترقی کے لیے جواب دہندگان کے معاملات پر غور کیا، اور اس تاریخ کو

ڈی پی سی جواب دہندگان کی قابلیت کو تسلیم نہیں کر سکتا تھا جو تسلیم شدہ طور پر 1974 میں حاصل کی گئی تھی۔

1.3. آئی ایم سی سی ایکٹ، سال 1970 کا دوسرا شیڈول جو تسلیم شدہ طبی قابلیتوں کا شمار کرتا ہے اور ایکٹ کے دفعہ 14 کے مطابق تیار کیا گیا ہے، ریاست میں 15.8.1971 پر نافذ ہوا، یعنی جواب دہندگان کے ایچ ایس ایس سے ڈگری/ڈپلوما حاصل کرنے سے پہلے ہی۔ نمبر 105 کا لم 4 میں ذکر کیا گیا ہے کہ صرف ایچ ایس ایس کے ذریعے 1931 سے 1967 تک دیے گئے ڈپلومہ/ڈگری کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

1.4. ریاستی ایکٹ، سال 1968 کے دفعہ 31 اور شیڈول I کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 15 کی توضیحات کے پیش نظر، صرف ایک شخص جو بورڈ کے ذریعہ دفعہ 2(d) کے تحت بیان کردہ اہلیت رکھتا ہے، یعنی ہماچل پردیش میں آیور ویدک اور یونانی سسٹم آف میڈیسن کا بورڈ، ریاستی رجسٹر میں اپنا نام درج کرانے کا حقدار ہے۔ اور بورڈ نے 1967 کے بعد حاصل کی گئی ایچ ایس ایس کی ڈگری/ڈپلومہ کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

2. 1974 کے قواعد کے قاعدے 7 کے پیش نظر جس میں کسی تسلیم شدہ ادارے سے ڈگری کو براہ راست بھرتی کے لیے لازمی اہلیت کے طور پر تجویز کیا گیا ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قاعدہ 11 میں ترقی وغیرہ کے ذریعے بھرتی کی صورت میں ریاستی حکومت کسی بھی بورڈ یا ادارے کی ڈگری/ڈپلومہ کی اجازت دے گی چاہے وہ مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعے تسلیم شدہ ہو یا نہ ہو۔ اس طرح کی تشریح سنٹرل ایکٹ، سال 1970 کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ ایکٹ، سال 1968 کی توضیحات کے منافی ہوگی۔ 1974 کے قواعد کو مذکورہ دونوں قوانین کی توضیحات کے ساتھ ساتھ ریاستی حکومت کے نوٹیفکیشن نمبر H/P. W-38/73-2 مورخہ 21.2.1978 کے ساتھ مستقل طور پر پڑھنا ہوگا جو 1931 سے 1967 کے عرصے کے دوران صرف ایچ ایس ایس کے ذریعہ دی گئی ڈگری/ڈپلومہ کو تسلیم کرتا ہے۔

3. ٹریبونل نے غلطی سے فیصلہ دیا کہ چونکہ حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ ڈائریکٹری آف انسٹی ٹیوشنز فار ہائر ایجوکیشن میں ایچ ایس ایس کا ذکر کیا گیا ہے، اس لیے اس کی طرف سے دی جانے والی ڈگریاں/ڈپلوما جواب دہندگان کی ترقی کے لیے تسلیم کیے جانے کے حقدار ہیں۔ مذکورہ ڈائریکٹری میں ادارے کا محض ذکر اسے ڈگری/ڈپلوما دینے کا اختیار نہیں دے سکتا جو سنٹرل ایکٹ، سال 1970،

اسٹیٹ ایکٹ، سال 1968، آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے اسٹیٹ سروس قواعد، 1974، اور ریاستی حکومت کا نوٹیفکیشن، سال 1978، جو پیشہ ورانہ طبی قابلیت کا تعین کرتا ہے، کی توضیحات پر غالب ہے۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3959، سال 1992۔

ٹی اے نمبر 299، سال 1986 میں ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 3.1.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

بشمول

دیوانی اپیل نمبر 3960/92۔

شریک فریقین کے لیے ایم ایل ورما، این ایم گھٹا، دیویندر سنگھ، مس بینا گپتا، آنند، مس مونیکا موہل، مس مونیکا لال، آرائس شرما اور رنجن دویدی۔

عدالت کا فیصلہ ساونت، جسٹس نے سنایا

رخصت دی گئی۔

جواب دہندگان 3 سے 9 تربیت یافتہ آیورویدک کمپاؤنڈر ہیں۔ انہوں نے 1962 اور 1969 کے درمیان ریاستی سروس میں بطور کمپاؤنڈر شمولیت اختیار کی۔ اگلی تشہیری پوسٹ آیورویدک چکمتا ادھیکاری (ویدیا) کی ہے۔ ہماچل پردیش ہیلتھ اینڈ کنہ پلاننگ ڈپارٹمنٹ ماتحت کلاس III سروسز (بھرتی، پروموشن اور سروس کی کچھ شرائط) قواعد، 1974 (جسے اس کے بعد "ریاستی قواعد" کہا گیا ہے) کے تحت جو آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے ہیں، ویدیا کے عہدے پر ترقی کے لیے ضروری اہلیت یا تو [1] ویدیا وشارد ہے جو ایک ڈپلومہ کورس ہے، جس میں سات سال کا تجربہ ہے یا [2] آیوروید رتن جو ایک ڈگری کورس ہے، جس میں پانچ سال کا تجربہ ہے۔ ویدیا کے عہدے کے لیے امیدواروں کے انتخاب کے لیے محکمہ جاتی ترقی کمیٹی (ڈی پی سی) کا اجلاس 2 دسمبر 1977 کو ہوا۔ جواب دہندگان 3 سے 9 [جسے اس کے بعد "جواب دہندگان" کہا گیا ہے] کا انتخاب اس بنیاد پر نہیں کیا گیا تھا کہ ان کے پاس مذکورہ قواعد کے مطابق کسی تسلیم شدہ ادارے سے مطلوبہ ڈپلومہ/ڈگری نہیں تھی۔ اس کے بجائے، ان کے جونیئروں کا انتخاب کیا گیا۔ جواب دہندگان کا دعویٰ ہے کہ درحقیقت

انہوں نے 1974 میں ہندی ساہتیہ سمیلن، الہ آباد [ایچ ایس ایس] کے ذریعے منعقدہ ویدیا وشار دیا آوریوید رتن کے مختلف امتحانات میں شرکت کی تھی اور مذکورہ ادارے سے ڈپلوما/ڈگریاں حاصل کی تھیں۔ جواب دہندگان کے مطابق، ایچ ایس ایس ایک تسلیم شدہ ادارہ تھا اور اس لیے وہ ویدیا کے عہدے پر ترقی پانے کے اہل تھے۔ لہذا انہوں نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جسے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔ رٹ پٹیشن میں ریاست کے ساتھ ساتھ ویدیا کے عہدے پر ترقی پانے والوں کو بھی فریق بنایا گیا۔

ٹریبونل کے سامنے، ایس ایل پی 12778/1992 سے پیدا ہونے والے دیوانی اپیل نمبر 3960/1992 میں اپیل کنندہ ریاست اور پروموٹی ویدیا کا موقف یہ تھا کہ ڈگری/ڈپلوما جنہیں پیشہ ورانہ طبی قابلیت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، بھارتیہ میڈیکل سنٹرل ایکٹ، 1970 (آئی ایم سی سی ایکٹ یا سنٹرل ایکٹ) کے دوسرے شیڈول میں درج ہیں۔ مذکورہ شیڈول میں ایچ ایس ایس کا نمبر شمار 105 پر ذکر کیا گیا ہے، اور اس کے کالم 4 میں اس کے خلاف وضاحت کی گئی ہے کہ اس کا ویدیا وشارد/آوریوید رتن کا ڈپلوما/ڈگری جو صرف 1931 اور 1967 کے درمیان حاصل کی گئی ہے اسے پیشہ ورانہ طبی اہلیت کے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ چونکہ، تسلیم شدہ طور پر، جواب دہندگان نے 1974 میں اپنی ڈگریاں/ڈپلوما حاصل کیے تھے، وہ پرومویشنل عہدے کے لیے تسلیم شدہ قابلیت نہیں تھے۔

تاہم ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ 1974 کے قواعد میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ ڈگری/ڈپلوما کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی/بورڈ آف بھارتیہ سسٹم آف میڈیسن سے ہونا چاہیے جو ریاستی مقننہ کے وضع قانون یا مرکزی/ریاستی حکومت کے ذریعے تسلیم شدہ ادارے کے ذریعے قائم کیا گیا ہو۔ چونکہ وزارت تعلیم اور سماجی بہبود، حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ ڈائریکٹری آف انسٹی ٹیوشنز فار ہائر ایجوکیشن نے اس کے دفعہ III میں ایچ ایس ایس کو پارلیمنٹ کے قوانین کے تحت قومی اہمیت کے تسلیم شدہ اداروں میں سے ایک کے طور پر دکھایا تھا، اس لیے یہ ماننا چاہیے کہ ایچ ایس ایس کی طرف سے دی جانے والی ڈگری/ڈپلوما مرکزی حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ ادارے کی طرف سے دی جاتی ہے۔ ٹریبونل نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ آئی ایم سی سی ایکٹ، سال 1970 کو صرف ہماچل پردیش پر 10 ستمبر 1976 سے لاگو کیا گیا تھا اور اس لیے اس کا یہ التزام کہ 1931 سے 1967 کے عرصے کے دوران ایچ ایس ایس سے حاصل کردہ ڈپلوما/ڈگریاں مذکورہ ایکٹ کے تحت قابل شناخت تھیں، صرف اسی تاریخ سے ہماچل پردیش پر لاگو ہوں گی اور اس سے پہلے نہیں۔ اس سلسلے میں ٹریبونل نے اس حقیقت پر انحصار کیا کہ بورڈ آف آوریوید اینڈ یونانی سسٹم آف میڈیسن آف ہماچل پردیش کے تحت تسلیم شدہ ویدوں کے اندراج کے

لیے رجسٹر میں نمبر شمار 526 پر ایک امر سنگھ کا نام تھا، حالانکہ اس نے 1971 میں ایچ ایس ایس سے یعنی 1967 کے بعد آیوروید رتن کی ڈگری حاصل کی تھی۔ ٹریبونل نے مزید کہا کہ آئی ایم سی سی ایکٹ، سال 1970 کی دفعہ 17 میں صرف ایک اہل شخص کے ریاستی رجسٹر میں اندراج کا التزام کیا گیا ہے۔ تاہم، چونکہ اپیل کنندگان پہلے ہی ملازمت میں تھے، اس لیے ان کے کسی بھی ریاستی رجسٹر میں اندراج کا کوئی سوال ہی نہیں تھا اور اس طرح ایکٹ، سال 1970 کی دفعہ 17 جواب دہندگان پر لاگو نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف براہ راست بھرتیوں پر لاگو ہوتی تھی۔ ٹریبونل کے مطابق ترقی صرف ریاستی قواعد، سال 1974 کے تحت ہوتی تھی۔ ٹریبونل نے اس کے مطابق ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ ایک نئے ڈی پی سی کو بلائے تاکہ مدعا علیہان کے معاملے پر غور کیا جاسکے کہ وہ مذکورہ بنیاد پر ویدیا کے عہدے پر ترقی کے لیے موزوں ہیں اور اگر مناسب پائے جاتے ہیں تو ان کی ترقی کو اس تاریخ سے مذکورہ عہدے پر سمجھا جائے جس تاریخ سے ان کے جو نیوزوں کو ویدیا کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی۔ ٹریبونل نے یہ بھی ہدایت دی کہ اگر جواب دہندگان کو اس طرح ترقی دی جاتی ہے تو وہ ترقی کی اپنی سمجھی ہوئی تاریخ سے سناریٹی، تنخواہ کے بقایا جات وغیرہ جیسے تمام ضمنی فوائد کے حقدار ہوں گے۔

مذکورہ فیصلے سے نالاں ریاست اور ترقی یافتہ دونوں نے ان دو الگ الگ اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔ دیوانی اپیل نمبر 3959، سال 1992 ترقی یافتہ ملازمین میں سے ایک کی طرف سے ہے اور دیوانی اپیل نمبر 3960، سال 1992 ریاست ہماچل پردیش کی طرف سے۔

ہم نے پایا کہ ٹریبونل کی طرف سے دی گئی بنیاد میں سے کوئی بھی قانون کے لحاظ سے پائیدار نہیں ہے۔ پہلی مثال میں، دفعہ 17 کے علاوہ آئی ایم سی سی ایکٹ، سال 1970 کے تمام دفعہ 15 اگست 1971 سے ریاست ہماچل پردیش میں نافذ ہوئے۔ دفعہ 10 17 ستمبر 1976 سے نافذ ہوئی۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ پورا آئی ایم سی سی ایکٹ، سال 1970 صرف 10 ستمبر 1976 سے ہماچل پردیش پر لاگو کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ پورا ایکٹ ہماچل پردیش میں پہلی بار 10 ستمبر 1976 کو نافذ ہوا تھا، اس ایکٹ کی توضیحات 2 دسمبر 1977 کو لاگو ہوئیں جب ڈی پی سی نے ترقی کے لیے جواب دہندگان کے معاملات پر غور کیا۔ اس تاریخ کو، مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 17 [1] اور [2] کی توضیحات، جو شرائط کے لحاظ سے ایچ ایس ایس کے ذریعہ عطا کردہ ڈپلوما/ڈگریوں کو صرف 1931 سے 1967 کے درمیان عطا کردہ ڈگریوں تک محدود تھیں، بہت زیادہ نافذ تھیں۔ مذکورہ توضیحات حسب ذیل ہیں:

"17.[1] اس ایکٹ میں موجود دیگر توضیحات کے تابع، دوسرے، تیسرے یا چوتھے شیڈول میں شامل کوئی بھی طبی قابلیت بھارتیہ طب کے کسی بھی ریاستی رجسٹر میں اندراج کے لیے کافی اہلیت ہوگی۔

[2] جیسا کہ دفعہ 28 میں فراہم کیا گیا ہے، ہندوستانی طب کے پریکٹیشنر کے علاوہ کوئی اور شخص جس کے پاس تسلیم شدہ طبی قابلیت ہو اور وہ اسٹیٹ رجسٹر یا سنٹرل رجسٹر آف بھارتیہ میڈیسن میں درج ہو،۔

[a] حکومت میں یا کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے زیر انتظام کسی ادارے میں وید، سدھا، حکیم یا معالج یا کسی دوسرے عہدے (کسی بھی عہدے سے) کے طور پر عہدہ سنبھالیں گے۔

(b) کسی بھی ریاست میں بھارتیہ طب کی مشق کرے گا۔

(c) کسی طبی یا فٹنس سرٹیفکیٹ یا کسی دوسرے سرٹیفکیٹ پر دستخط کرنے یا اس کی تصدیق کرنے کا حقدار ہوگا جو کسی بھی قانون کے ذریعہ مناسب طور پر اہل طبی پریکٹیشنر کے دستخط یا تصدیق کے لیے درکار ہو۔

(d) ہندوستانی طب سے متعلق کسی بھی معاملے پر بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 45 کے تحت ماہر کے طور پر کسی بھی تفتیش میں یا کسی بھی عدالت میں ثبوت دینے کا حقدار ہوگا۔"

تسلیم شدہ طور پر، جواب دہندگان یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ان کے پاس ایکٹ کے تیسرے یا چوتھے شیڈول میں شامل قابلیت ہیں۔ ان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ دوسرے شیڈول میں شامل قابلیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ایچ ایس ایس سے ڈپلوما/ڈگریاں ہیں جس کا ذکر اس شیڈول میں نمبر شمار 105 پر ہے۔ تاہم، اس انٹری کے خلاف شیڈول کے کالم 4 میں دیے گئے تبصرے سے پتہ چلتا ہے کہ صرف ایچ ایس ایس کے ذریعے 1931 سے 1967 تک دیے گئے ڈپلوما/ڈگری کو دفعہ 17 کے تحت تسلیم کیا جاتا ہے۔

لہذا ڈی پی سی اس دن جواب دہندگان کی اہلیتوں کو تسلیم نہیں کر سکتا تھا جو تسلیم شدہ طور پر 1974 میں حاصل کی گئی تھیں۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ آئی ایم سی سی ایکٹ، سال 1970 کا دوسرا

شیڈول جو تسلیم شدہ طبی جوابدہیت کا شمار کرتا ہے اور جو ایکٹ کے دفعہ 14 کے مطابق تیار کیا گیا ہے، 15 اگست 1971 کو نافذ ہوا، یعنی اس تاریخ سے بھی پہلے جس پر جواب دہندگان نے ایچ ایس ایس سے ڈگری/ڈپلوما حاصل کیے تھے۔ صرف اسی مختصر بنیاد پر، جواب دہندگان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن مسٹر دھونے کے جوابدہ ہے۔

تاہم، جواب دہندگان کی جانب سے ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ 1974 کے ریاستی ملازمت کے قواعد جو ریاستی مقننہ کے وضع قانون کے تحت قائم کردہ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی/بورڈ یا مرکزی/ریاستی حکومت کے ذریعہ تسلیم شدہ ادارے سے آئیورید میں ڈگری کی اہلیت کا تعین کرتے ہیں، مذکورہ قواعد کے قاعدہ 7 کے مطابق صرف براہ راست بھرتیوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ جہاں تک ترقی پانے والوں کا تعلق ہے، ان کی قابلیت اس کے قاعدہ 11 میں بیان کی گئی ہے جس کے تحت یہ ضروری نہیں ہے کہ بورڈ یا وہ ادارہ جس سے ڈگریاں/ڈپلوما حاصل کیے جاتے ہیں یا تو ریاستی وضع قانون کے تحت قائم کیا جائے یا مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعہ تسلیم کیا جائے۔ ہم یہاں مذکورہ بالا قواعد 7 اور 11 دونوں کو دوبارہ پیش کر سکتے ہیں:

"(7). براہ راست بھرتی کے لیے درکار کم از کم تعلیمی اور دیگر قابلیت:

لازمی: (i) انگریزی کے ساتھ میٹرک یا رتن یا انگریزی کے ساتھ پریگیا۔

(ii) مرکزی/ریاستی حکومت کے ذریعہ تسلیم شدہ انسٹی ٹیوٹ کی ریاستی مقننہ کے ذریعہ وضع قانون کے تحت قائم کردہ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی/بورڈ آف انڈین لائن سسٹم آف میڈیسن سے آئیورید میں کم از کم 5 سال کی مدت کی ڈگری یافتہ۔

(11) ترقی/تقرر بذریعہ اعارت/تبادلہ کی صورت میں، وہ درجات جن سے ترقی/اعارت/تبادلہ کیا جاتا ہے:

محکمہ میں کام کرنے والے آئیورید کمپاؤنڈر/اپ ویڈیا میں سے ترقی کے ذریعے بشرطیکہ ان کے پاس درج ذیل پیشہ ورانہ قابلیت اور ہر ایک کے خلاف درج کردہ ملازمت کے مکمل سال ہوں۔

(i) تربیت یافتہ آئیورید کمپاؤنڈروں/اپ ویڈیا جن کے پاس آئیورید وچا پستی/ودیا وچا پستی یا آئیورید آچاریہ یا آئیورید رتن یا اس کے مساوی کوئی دوسری

ڈگری/ڈپلومہ ہو، 5 سال کی تسلی بخش مستقل ملازمت مکمل کرنے کے بعد۔ (ii)
 تربیت یافتہ آیور ویدک کمپاؤنڈرز/آپ ویدیا، جن کے پاس کبیر راج، آیور ویدک
 شاستری، آیور وید بھوشن، ویدیا وشار دیا اس کے مساوی کوئی اور ڈگری/ڈپلومہ ہو،
 اور جنہوں نے سات (7) سال کی تسلی بخش مستقل ملازمت مکمل کی ہو۔"

قاعدہ 7(ii) میں کہا گیا ہے کہ ڈگری کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی/بورڈ یا مرکزی/ریاستی حکومت
 کے ذریعہ تسلیم شدہ ادارے سے ہونی چاہیے، براہ راست بھرتی کے لیے ایک لازمی اہلیت کے طور پر، یہ
 ماننا مشکل ہے کہ قاعدہ 11 میں ریاستی حکومت کسی بھی بورڈ یا ادارے کی ڈگری/ڈپلومہ کی اجازت دے
 گی چاہے وہ مرکزی یا ریاستی حکومت کے ذریعے تسلیم شدہ ہو یا نہ ہو۔ اس طرح کی تشریح آئی ایم سی سی
 ایکٹ، سال 1970 کی توضیحات کے ساتھ ساتھ ریاستی ایکٹ، سال 1968 کے منافی ہوگی۔ 1974
 کے ریاستی قواعد کو مذکورہ دونوں قوانین کی توضیحات کے ساتھ ساتھ ریاستی حکومت کے نوٹیفکیشن نمبر
 H/P. W-2-38/73 مورخہ 21 فروری 1978 کے ساتھ مستقل طور پر پڑھنا ہوگا جو
 1931 سے 1967 کے عرصے کے دوران صرف ایچ ایس ایس کے ذریعہ دی گئی ڈگری/ڈپلومہ کو
 تسلیم کرتا ہے۔ اسٹیٹ ایکٹ، سال 1968 کے دفعہ 31 اور شیڈول I کے ساتھ پڑھے جانے والے
 دفعہ 15 کی توضیحات سے پتہ چلتا ہے کہ صرف ایک شخص جو اس ایکٹ کے شیڈول I میں بیان کردہ
 قابلیت رکھتا ہے وہ ریاستی رجسٹر میں اپنا نام درج کرانے کا حقدار ہوگا۔ شیڈول I بورڈ کے ذریعہ تسلیم شدہ
 ڈگری یا ڈپلومہ کی بات کرتا ہے۔ جس بورڈ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ بورڈ ہے جس کی تعریف ایکٹ کے دفعہ 2
 (d) کے تحت کی گئی ہے اور اس کا مطلب ہے ہماچل پردیش میں آیور وید اور یونانی سسٹم آف میڈیسن کا
 بورڈ جو ایکٹ کے تحت قائم/تشکیل دیا گیا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ بورڈ نے
 1967 کے بعد حاصل کی گئی ایچ ایس ایس کی ڈگری/ڈپلومہ کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

ہم پہلے ہی سنٹرل ایکٹ کی توضیحات کا حوالہ دے چکے ہیں جو ایچ ایس ایس کی مذکورہ
 ڈگری/ڈپلومہ کو بھی تسلیم کرتے ہیں اگر یہ صرف 1931 سے 1967 کے درمیان حاصل کی گئی ہو۔

ٹریبونل کا نظریہ کہ چونکہ حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ ڈائریکٹری آف انسٹی ٹیوشنز فار
 ہائر ایجوکیشن میں ایچ ایس ایس کا ذکر کیا گیا ہے، اس لیے اس کی طرف سے دی گئی ڈگری/ڈپلومہ موجودہ
 ترقی کے لیے دوبارہ مطابقت کا حقدار ہے، واضح طور پر غلط ہے۔ مذکورہ ڈائریکٹری میں ادارے کا محض
 ذکر اسے ڈگری/ڈپلومہ دینے کا اختیار نہیں دے سکتا جو سنٹرل ایکٹ، سال 1970، اسٹیٹ ایکٹ، سال

1968ء، اسٹیٹ سروس قواعد، سال 1974 اور 1978 میں جاری کردہ ریاستی حکومت کے نوٹیفکیشن کی توضیحات پر غالب ہے جس میں پیشہ ورانہ طبی قابلیت کا تعین کیا گیا ہے۔

لہذا ہمارا خیال ہے کہ ایچ ایس ایس سے جواب دہندگان کے ذریعہ حاصل کردہ قابلیت جو تسلیم شدہ طور پر 1967ء کے بعد ہیں، انہیں ویدیا کے عہدے پر ترقی کے لیے غور کرنے کا حق نہیں دیتی ہیں۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ٹریبونل کے فیصلے میں مذکور اور ہمارے سامنے بھی مذکور شرعی امر سنگھ کی مثال جواب دہندگان کے لیے اس سادہ سی وجہ مزید کوئی فائدہ مند نہیں ہے کہ، جیسا کہ ڈاکٹر گھٹا نے نشانہ ہی کی ہے، غلطی کا احساس ہونے پر، ریاستی رجسٹر میں ان کا اندراج منسوخ کر کے امزید درست کر دیا گیا۔ یہ ٹریبونل کے متنازعہ فیصلے سے پہلے بھی کیا گیا تھا۔

نتیجے میں، دونوں اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مقدمے کے حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔